۸۔ پولیوشن حاضر ہو

عبدالرّب کاردار

پہلی بات : ایک شخص ہاتھ میں چھڑی تھامے اسے فضا میں لہراتا ہوا چلا جا رہا تھا۔ اچانک چھڑی ایک راہ گیر کی ناک سے ٹکرائی تو وہ آپے سے باہر ہوگیا اور اسے ڈانٹا۔ وہ شخص بجائے شرمندہ ہونے کے کہنے لگا،''جناب! یہاں ہر شخص کو آزادی ہے کہ وہ اپنی چیزوں کو جس طرح چاہے استعمال کرے۔'' یہ سن کر راہ گیر نے کہا،''تم سچ کہتے ہو مگر تمھاری آزادی وہاں ختم ہوجاتی ہے جہاں سے میری ناک شروع ہوتی ہے۔'' اس سے پتا چلا آزادی ہمیں یہ اجازت نہیں دیتی کہ ہم کسی کو تکلیف پہنچائیں۔ یہ جرم ہے۔ ہمارے سماج میں کئی لوگ دوسروں کو تکلیف پہنچاتے ہیں مگر قانون کی پکڑ میں نہیں آتے۔ پولیوشن (آلودگی) بھی ہمارے ملک کے لیے ایک خطرہ ہے۔ آلودگی بڑھانے والے اور اس کی روک تھام میں رکاوٹ بننے والے انسانیت کے مجرم ہیں۔ ذیل کا ڈراما اسی سماجی حقیقت کو پیش کرتا ہے۔

کردار

۱۔ جج	۲۔ سرکاری وکیل
۳۔ کثافت میاں	۴۔ جمنا دیوی
۵۔ گنگا دیوی	۶۔ تاج محل
۷۔ اردلی	

(عدالت کا منظر)

اردلی : کثافت میاں ولد نجاست میاں حاضر ہو۔ (تین دفعہ آواز لگاتا ہے۔ کثافت میاں داخل ہوتے ہیں اور کٹھرے میں کھڑے ہوجاتے ہیں)

سرکاری وکیل : آپ کا نام؟

کثافت میاں : کثافت میاں عرف پولیوشن۔

سرکاری وکیل : والدہ کا نام؟

کثافت میاں : آلودگی خانم

سرکاری وکیل : کثافت میاں، آپ تو اسم بامسمّٰی ہیں۔ (جج سے مخاطب ہوکر) می لارڈ! اپنے نام کی مناسبت سے یہ ساری دنیا میں کثافت (آلودگی) پھیلا رہے ہیں۔ یہ کام انھیں وراثت میں ملا ہے۔ کھیت کھلیان، زمین آسمان، ندیاں سمندر، جنگل اور پہاڑ کثافت میاں عرف پولیوشن نے ہر جگہ کو آلودہ کر رکھا ہے۔

کثافت میاں : حضور! اس میں میرا قصور کم ہے، آپ لوگ اس کے زیادہ ذمّہ دار ہیں۔

سرکاری وکیل : می لارڈ! کثافت میاں خود کو قانون کے پھندے سے بچانے کے لیے دوسروں کو پھانسنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ان کے جرائم کے کئی چشم دید گواہ ہیں۔ اجازت ہو تو انھیں عدالت میں پیش کیا جائے۔

جج	:	اجازت ہے۔
سرکاری وکیل	:	جمنا دیوی کو پیش کیا جائے۔
اردلی	:	جمنا دیوی بنت کوہ ہمالیہ حاضر ہو! (جمنا دیوی داخل ہوتی ہیں اور کٹہرے میں کھڑی ہوجاتی ہیں)
سرکاری وکیل	:	محترمہ جمنا دیوی! آپ کو کثافت میاں کے خلاف کچھ کہنا ہے؟
جمنا دیوی	:	مجھے کچھ نہیں، بہت کچھ کہنا ہے اس مکّار کے خلاف۔ یہ ڈھونگی ہے، فریبی ہے، قاتل ہے۔ نہ جانے کتنوں کی زندگیاں برباد کی ہیں اس نے۔
جج	:	محترمہ! یہاں جذبات نہیں چلتے، عدالت کو ثبوت درکار ہیں۔
جمنا دیوی	:	جج صاحب! اس کے خلاف سیکڑوں ثبوت ہیں میرے پاس۔ سب سے بڑا ثبوت تو میں خود ہوں۔
جج	:	تم کیا کہنا چاہتی ہو؟
جمنا دیوی	:	جج صاحب! آپ جانتے ہیں میرے والد کوہ ہمالیہ ہیں اور ماں کا نام گنگوتری ہے۔ قدرت نے مجھے لاجواب رنگ و روپ عطا کیا تھا۔ جنھوں نے ہمالیہ کے دامن میں میرا بچپن دیکھا ہے، وہ جانتے ہیں میں کس قدر صاف وشفاف اور خوب صورت ہوا کرتی تھی۔ لیکن آج دیکھیے کیا حالت ہوگئی ہے میری (رونے لگتی ہے) یہی حال میری بہن گنگا کا ہوا۔ نہ صرف میرے والد والدہ بلکہ اس پولیوشن نے ہمارے سارے خاندان کو تباہ و برباد کرڈالا۔ کس قدر نقصان پہنچایا ہے اس نے ... میں بیان نہیں کرسکتی۔ (روتی ہوئی چلی جاتی ہے)
جج	:	اگلا گواہ؟
سرکاری وکیل	:	میری دوسری گواہ ہے گنگا دیوی۔
اردلی	:	گنگا دیوی بنت کوہِ ہمالیہ حاضر ہو! (گنگا دیوی داخل ہوتی ہے۔ اچانک کثافت میاں پر اس کی نظر پڑتی ہے۔ وہ غصّے میں اسے مارنے دوڑتی ہے)
گنگا دیوی	:	تو ... منحوس پولیوشن ... کالی صورت والے! میں آج تجھے زندہ نہیں چھوڑوں گی!
جج	:	آرڈر ... آرڈر! محترمہ گنگا دیوی اپنے آپ کو سنبھالیے۔ یہ عدالت ہے۔ آپ عدالت کی توہین کررہی ہیں۔ جو کچھ کہنا ہے عدالت کے کٹہرے میں آکر کہیے۔
گنگا دیوی	:	ٹھیک ہے، حضور! میں معافی چاہتی ہوں۔ (کٹہرے میں کھڑی ہوجاتی ہے)
سرکاری وکیل	:	ہاں تو گنگا دیوی! ملزم پولیوشن کے خلاف تمھیں کچھ کہنا ہے؟
گنگا دیوی	:	جی ہاں! میں پہلی بار اپنے ماں باپ سے جدا ہوکر ہردوار سے کلکتہ جارہی تھی۔ راستے میں مجھے یہ مل گیا۔ کہنے لگا مجھے بھی ساتھ لے چلو۔ میں بھولی بھالی، اس کی باتوں میں آگئی۔ اس کا ساتھ میرے لیے مصیبت بن گیا۔ ہر شہر میں اس کے درجنوں ملنے والے آنے لگے۔ جو آتا وہ کوئی سوغات ضرور لاتا۔ کوڑا کرکٹ، گندگی، تیزاب، کیڑے مار دوائیں، پولی تھین کی تھیلیاں ... ہر چیز آلودگی بڑھانے والی۔ میرا رنگ روپ بگڑ گیا، جینا مشکل ہوگیا۔ میں رحم کی بھیک مانگتی رہی مگر میری مدد کو کوئی نہ آیا۔ جج صاحب! میں تو یہی کہوں گی کہ اسے سخت سے سخت سزا دی جائے۔

جج : وکیل صاحب! کوئی اور گواہ؟

سرکاری وکیل : میرا تیسرا گواہ ہے تاج محل ولد آگرہ۔

اردلی : تاج محل ولد آگرہ حاضر ہو! (تاج محل عدالت میں آ کر کٹہرے میں کھڑا ہوجاتا ہے)

سرکاری وکیل : ہاں تو جناب تاج محل! کثافت میاں عرف پولیوشن سے تمھیں کیا شکایت ہے؟

تاج محل : مجھے اس سے سب سے بڑی شکایت یہ ہے حضور! یہ ناچیز جس کا شمار عجائباتِ عالم میں کیا جاتا ہے، جس کے دیدار کی چاہت میں ساری دنیا سے لوگ جوق در جوق ہندوستان چلے آتے ہیں۔ اس نانجار کثافت میاں عرف پولیوشن کے سبب میری زندگی خطرے میں پڑ گئی ہے۔

جج : عدالت جاننا چاہتی ہے اس نے تمھیں کیا نقصان پہنچایا۔

تاج محل : اسی کثافت میاں کی وجہ سے میں پولیوشن کا شکار ہوگیا ہوں۔ متھرا ریفائنری اور اینٹ کی بھٹیوں سے نکلنے والے دھویں نے فضا کو جس بری طرح آلودہ کیا ہے، اس میں میری رنگت پیلی پڑتی جارہی ہے۔ میرے مرمریں بدن کو جیسے کینسر نے جکڑ لیا ہے۔ اگر اس موذی مرض کا علاج نہ کیا گیا، اس دھویں کے طوفان سے مجھے نہ بچایا گیا تو وہ دن دور نہیں جب لوگ مجھے 'سیاہ تاج' کہیں گے۔ کثافت کو سخت سے سخت سزا دی جائے۔ بس مجھے یہی کہنا ہے۔

جج : کوئی اور گواہ؟

سرکاری وکیل : می لارڈ! اگر میں اسی طرح گواہوں کو پیش کرتا رہوں تو پورا ملک کثافت میاں عرف پولیوشن کے خلاف گواہی دینے یہاں کھڑا ہوگا۔ میری درخواست ہے کہ ان گواہوں کے بیانات ہی پر اس مقدّمے کا فیصلہ کردیا جائے۔

جج : کثافت میاں! تمھیں اپنی صفائی میں کچھ کہنا ہے؟

کثافت میاں : صفائی سے تو میرا دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔ میں کیا کہوں، مجھے اپنے گناہوں کا اقرار ہے۔

جج : ٹھیک ہے۔ تمام گواہوں کے بیانات اور ملزم کے اقبالِ جُرم کے بعد عدالت اس نتیجے پر پہنچی ہے کہ کثافت میاں عرف پولیوشن کو جلاوطنی کی سزا دی جائے۔

کثافت میاں : ہا- ہا- ہا... (زوردار قہقہہ لگاتا ہے) جج صاحب! آپ مجھے جلاوطن کریں یا اس سے بھی بڑی کوئی سزا دیں، آپ میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔

جج : یاد رکھو! تم عدالت میں ہو۔ تم پر توہینِ عدالت کا مقدمہ چل سکتا ہے۔

کثافت میاں : آپ مجھ پر کتنے ہی مقدّمات چلا لیجیے۔ اصل مجرم تو اب بھی آپ کی گرفت سے باہر ہے۔

جج : کون ہے اصل مجرم؟

کثافت میاں : جج صاحب! پولیوشن کی ذمّہ دار وہ بے شمار فیکٹریاں ہیں جو فضاؤں میں دھواں اُگل رہی ہیں اور دریاؤں میں کیمیائی مادّے اُنڈیل رہی ہیں۔ ذمہ دار وہ عام لوگ بھی ہیں جو ہر طرف کوڑا کَرکَٹ پھینک رہے ہیں، دریاؤں کو آلودہ کررہے ہیں، درختوں کو کاٹ رہے ہیں۔ ان سب کے لیے قوانین موجود ہیں۔ یہ لوگ قوانین سے کِھلواڑ کررہے ہیں۔ ان تمام لوگوں کو عدالت میں کھڑا کیجیے۔

جج : کثافت میاں عرف پولیوشن ! عدالت تمھارے بیان پر ان تمام لوگوں کو آلودگی کا ذمّہ دار قرار دیتی ہے اور ان سب پر فردِ جرم عائد کرنے کا حکم دیتی ہے۔ اور تمھاری سزا یہ ہے کہ تمھارا سوشل بائیکاٹ کیا جائے۔ پولیوشن نہ صرف ہمارے ملک بلکہ پوری دنیا کے لیے ایک زبردست خطرہ ہے۔ اس لیے عدالت حکومت اور فلاحی اِداروں سے اپیل کرتی ہے کہ اس کے متعلّق عوامی سطح پر بیداری پیدا کرنے کی سب مل کر کوشش کریں۔

(پردہ گرتا ہے)

7AHY6C

معنی و اشارات

کثافت	-	مَیل	Impurity
اردلی	-	اطلاع دینے والا سپاہی	Orderly
نجاست	-	گندگی	Filth, dirt
آلودگی	-	گندگی	Pollution
اسم بامسمّٰی	-	نام کی طرح	Aptly named, name fully denoting the qualities of the neamed person
چشم دید	-	دیکھا ہوا	Eye witness
بنت	-	بیٹی	Daughter
توہین	-	بے عزّتی	Insult, contempt
ناہنجار	-	نالائق، بدچلن	Rude, wicked
سوغات	-	تحفہ	Gift
موذی	-	تکلیف پہنچانے والا	Teaser, tormenter
جِلا وطن	-	وطن سے نکالا ہوا	Exiled
فضا	-	ہوا	Atmosphere

مشق

❂ ڈرامے کے کردار

....

❂ 'لا' اور 'با' سابقوں کا استعمال کرکے نئے لفظ بنایئے۔ مثلاً لا + جواب = لاجواب

لا	با
....	....

❂ ذخیرۂ الفاظ سے متضاد لفظ کی جوڑی پہچان کر خالی چوکون میں لکھیے۔

کھیت کھلیان - زمین آسمان - ندیاں سمندر - جنگل پہاڑ

❂ جمنا دیوی سے مراد - ....

گنگا دیوی سے مراد - ....

❂ بات میں زور اور اثر پیدا کرنے کے لیے اکثر دو ایسے الفاظ کا استعمال کیا جاتا ہے جن کے معنی اکثر ایک جیسے ہوتے ہیں۔ ایسے الفاظ 'مترادف' کہلاتے ہیں۔ مثال - صاف وشفاف۔ ایسے مترادف کی تین مثالیں لکھیے۔

❂ کثافت (پولیوشن) کے بارے میں اپنی رائے دیجیے۔

❂ 'پولیوشن کے ذمہ دار' - اس عنوان پر دس جملے لکھیے۔

❂ جج کی اپیل کو اپنے الفاظ میں لکھیے۔

❂ ہدایت کے مطابق عمل کیجیے۔

۱۔ قاتل (فاعل) اس سے اسم مفعول بنایئے۔

۲۔ فریب (اسم) تو دھوکا دینے والا - ....

۳۔ ڈھونگ کا فاعل بنایئے - ....

۴۔ مرض اِسم سے صفت بنایئے - ....